شرح موطا

ساجد حمید

حاجی کے لیے لگڑ بگڑ کا شکار

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

عن جابر بن عبد اللّٰہ قال: سالت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الضبع.

فقال: هو صيد، ويُجعل فيه كبش اذا صاده المحرم[1].

''جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے 'ضبع' کے بارے میں پوچھا۔

آپ نے فرمایا: یہ صید کے حکم میں ہوگا، اور جب محرم اسے شکار کر بیٹھے تو اس کے کفارہ میں ایک مینڈھا دیا جائے گا[2]۔''

ترجمے کے حواشی

۱۔ یہ روایت اپنے تفصیلی واقعے کے ساتھ نقل نہیں ہوئی۔ اس لیے یہ واضح نہیں ہوتا کہ یہ کسی سادہ سوال کا جواب ہے یا یہ سوال کسی کے شکار کر لینے کے بعد آپ سے پوچھا گیا ہے۔ یعنی اگر یہ سادہ سوال ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ 'ضبع' ہر صورت میں صید کے کفارہ کے حکم میں آئے گا اور اگر یہ سوال کسی کے شکار کر لینے کے بعد کیا گیا ہے تو پھر یہ

حکم ہونے والے واقعہ کی صورت حال کے لیے ہوگا، اور اس صورت میں یہ حکم ایک مطلق حکم نہیں رہے گا۔ معلوم یہی ہوتا ہے کہ کسی حاجی نے ضبع کو احرام کی حالت میں اس وقت مار ڈالا تھا، جب وہ کسی اذیت کا باعث نہیں بن رہا تھا، بلکہ اس نے اسے محض درندہ سمجھ کر مار دیا ہوگا۔ ایسے جانوروں کو اسی وقت مارا جا سکتا ہے جب وہ محرم کے لیے نقصان اور اذیت کا باعث بنیں۔

یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ 'الضبع' کے معنی اصلاً لگڑ بگڑ کے ہیں۔ عام طور سے اس کا ترجمہ بجو کیا گیا ہے۔ لیکن میری تحقیق میں یہ بات آئی ہے کہ اس سے اصلاً مراد لگڑ بگڑ ہے۔

متن کے حواشی

یہ روایت اصلاً ابو داؤد، رقم ۳۸۰۱ سے لی گئی ہے، اس کے علاوہ یہ درج ذیل مقامات پر آئی ہے: ابن ماجہ، رقم ۳۰۸۵، صحیح ابن حبان، رقم ۳۹۶۴، مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۱۵۹، سنن بیہقی، رقم ۹۶۵۴، ۹۶۵۵، ۹۶۵۶، ۹۶۵۷، ۹۶۵۸، ۱۹۱۷۰، مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۲۲۶، الدارمی، رقم ۱۹۴۱، صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۶۴۶، ۲۶۴۸۔

ابن حبان نے اسے رقم ۳۹۶۴ کے تحت یوں روایت کیا ہے: 'سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضبع فقال: هی صید و فیها کبش' (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لگڑ بگڑ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ شکار کے حکم کے تحت ہے اور اس میں کفارہ ایک مینڈھا ہے۔) بیہقی، رقم ۹۶۵۸ کے الفاظ یوں ہیں: 'قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الضبع صید و جعل فیها کبشا' (آپ نے کہا: لگڑ بگڑ شکار کے تحت ہے اور آپ نے اس کا کفارہ ایک مینڈھے کو قرار دیا)۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۰۸۵، صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۶۴۶ میں روایت کے الفاظ یوں ہیں: 'جعل رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الضبع یصیبه المحرم کبشا و جعله من الصید' (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگڑ بگڑ جسے محرم نے مار ڈالا ہو، کا کفارہ ایک مینڈھا مقرر کیا اور لگڑ بگڑ کے مارنے کو شکار کے حکم کے تحت رکھا)۔

سنن بیہقی، رقم ۹۶۵۵ میں کھانے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔ الفاظ یوں ہیں: 'قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الضبع صید، فکلها' (آپ نے فرمایا: لگڑ بگڑ شکار ہے تو اسے کھاؤ)۔

سنن بیہقی، رقم ۹۶۵۷ میں یہ یوں بیان ہوئی ہے: 'انزل رسول اللہ ضبعا صیدا و قضی فیها کبشا' (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لگڑ بگڑ کو شکار قرار دیا اور اس کے کفارہ میں یہ فیصلہ دیا کہ ایک مینڈھا کفارہ دیا جائے)۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

سنن بیہقی، رقم ۱۹۱۷۰ میں بڑی عمر کے مینڈھے کا ذکر ہے: 'قال الضبع صید و جزاؤھا کبش مسن و تؤکل' (آپ نے فرمایا: لگڑ بگڑ شکار ہے، اور اس کا بدل (حالتِ احرام میں مارنے پر) ایک بڑی عمر کا مینڈھا ہے، اور اسے کھایا جا سکتا ہے)۔ مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۲۲۶ میں بڑی عمر کے بجائے نجدی مینڈھے کا ذکر ہے: 'و قضا فیھا کبشا نجدیا' (آپ نے لگڑ بگڑ کے کفارہ میں ایک نجدی مینڈھے کا فیصلہ دیا)۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net